قادیانی نوجوان اپنے مذہب سے بیزار ہیں

مسلمان اپنا کردار پاکیزہ بنائیں۔ سہیل باوا

احمد کمال نے گزشتہ جمعہ کو ختم نبوت اکیڈمی لندن کے سرگرم رہنما مولانا سہیل باوا کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، تقریب کے اختتام پر امت سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے سہیل باوا نے کہا کہ احمد کمال کی طرح ہزاروں نوجوان حق کی تلاش میں ہیں مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا عمل و کردار ایسا پاکیزہ بنالیں کہ اسلام سے متعلق جو منفی پروپیگنڈے ہیں وہ جھوٹے ثابت ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ احمد کمال سے میرا رابطہ ڈیڑھ سال قبل ایک عالم کے ذریعے سے ہوا تھا اور پھر ہمارا یہ تعلق گہرا ہوتا گیا۔ انہوں نے اپنی محنت، لگن اور حق کی تلاش میں جستجو کے بعد بالآخر یہ فیصلہ کر لیا کہ اسلام ہی وہ سچا دین ہے کہ جو 1400 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود تمام ادیان عالم پر غالب ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمد کمال سلجھے ہوئے اور جدید تعلیم یافتہ نوجوان ہیں، ان کے ذہن میں قادیانی عقائد سے متعلق بہتیرے سوالات تھے اللہ کے فضل و کرم سے تمام دستاویزی حقائق و مطالعہ قرآن کے بعد سب حل ہو گئے اور ان کے سامنے قادیانیت کے باطل عقائد کا سارا راز کھل گیا انہوں نے کہا کہ ختم نبوت اکیڈمی لندن عالمی سطح پر مولانا عبدالرحمٰن باوا کی سربراہی و نگرانی میں عقیدہ ختم نبوت کی جنگ لڑ رہی ہے، ہم نے عالم اسلام کو بالعموم اور اقوام عالم کو بالخصوص قادیانیوں کے عقائد باطلہ سے آگاہ کر کے ان کی اسلام دشمنی سے آگاہ کرنا شروع کر دیا ہے اور بہت جلد تمام مسلمان ممالک قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے امت کے جاہ بانہ کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ نے امت اور بالخصوص ہفت روزہ تکبیر کی شکل میں امت مسلمہ کو ایک بہت مضبوط سہارا عطا کیا ہے، امت نے قادیانیت اور باطل عقائد و نظریات کے خلاف جس طرح کلمہ حق بلند کیا ہے وہ تاریخ ساز ہے۔

خواب

احمد کمال نے امت سے اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ 10 سال قبل میں نے ایک خواب دیکھا، خواب میں، میں نے دیکھا کہ ایک بڑا سا کانفرنس ہال ہے جس میں بہت چیخ و پکار ہو رہی ہے اتنے میں، میں دیکھتا ہوں کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اور اسی شور و ہنگامہ کے سبب ان کے چہرہ مبارکہ پر ناراضگی و برہمی کے اثرات ہیں، عجیب کھینچا تانی کا ماحول ہے، ایسے میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مجھے ایک جلتی ہوئی شمع پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیتے ہیں میں جلتی ہوئی شمع پر ہاتھ رکھنے سے خوف کھاتا ہوں اور ڈرنے لگتا ہوں کہ کہیں ہاتھ جل نہ جائے کہ اتنے میں یہ دونوں مقدس و متبرک ہستیاں علیہ السلام وہاں سے تشریف لے جانے لگتے ہیں، میں ان کی ناگواری اور واپسی کا خیال کرتے ہی فوراً جلتی ہوئی شمع پر ہاتھ رکھ دیتا ہوں، جیسے ہی میں نے جلتی ہوئی شمع کی لو پر ہاتھ رکھا اچانک میری آنکھ کھل گئی، سہیل بھائی نے اس خواب کی تعبیر یہ نکالی جو مجھے بھی درست محسوس ہوئی کہ ان دونوں انبیائے کرام نے مجھے راہ حق کی سختیاں جھیلنے کی ہدایت و حوصلہ دیا اور یہ شور و پکار جس پر دونوں انبیائے کرام برہم تھے اصل میں قادیانی تھے اور مجھے اس مقام سے نکال کر اللہ عزوجل نے اسلام کی ابدی نعمت سے سرفراز کیا۔

طویل قامت، کشادہ پیشانی، سیاہ آنکھیں اور پرتکلف لب و لہجہ کے حامل 38 سالہ احمد کمال فل ہام لندن کے رہائشی ہیں کل تک احمد کمال لندن کے ایک ایسے شہری تھے کہ جنہیں زبان، رنگ، نسل، عقیدے، فرقے یا مذہب کے حوالے سے کوئی امتیاز حاصل نہ تھا مگر جمعہ 10 دسمبر کو لندن کے وقت کے مطابق تقریباً ڈیڑھ بجے انہیں ایک ایسی سعادت نصیب ہوئی کہ جس نے احمد کمال کو ظاہری و باطنی اعتبار سے ایک ایسا مقام و مرتبہ عطا کیا کہ جو متلاشیان حق کا خاصہ رہا ہے۔

ختم نبوت اکیڈمی لندن کی مسجد عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ تھی اور اس کے روح رواں احمد کمال ہی تھے احمد کمال کو یہ عزت و مرتبہ اس لئے نہیں ملا کہ انہوں نے اسلام قبول کیا بلکہ درحقیقت ان کی عزت و تکریم کیلئے آئے ہوئے ان سے دگنی عمر کے بزرگ انہیں صرف اس وجہ سے مبارک باد و گلدستہ پیش کر رہے تھے کہ انہوں نے تلاش حق کی منزل بڑی عرق ریزی کے بعد حاصل کی تھی احمد کمال پیدائشی قادیانی تھے، ان کے بزرگوں سے انہیں جو تعلیم و تربیت ملی وہ قادیانیت پر مبنی تھی انہیں قادیانیت کو اسلام قرار دے کر اس کے بارے میں ضروری تعلیمات دی گئی تھیں مگر اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جو اس کی تلاش میں اس کے سچے راستے اور دین مبین کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے تو اسے منزل خود اپنا پتہ دے دیتی ہے۔ عمر کے 35، 36 سال گزر گئے جستجو علم اور شوق طلب بڑھتا گیا یکے بعد دیگرے حق کا طوفان احمد کمال کے رگ و پے میں موجزن ہوتا رہا یہ علم کی پیاس انہیں کشاں کشاں ایوان قادیانیت کی ہر معتبر چوکھٹ پر لے گئی مگر انہیں سیرابی و اطمینان نصیب نہیں ہوا مرزا غلام احمد قادیانی، مرزا طاہر اور مرزا مسرور سمیت تمام قادیانی سربراہوں بزرگوں کی ڈھیروں کتابوں کے سیاہ اوراق بھی علم کے اس متلاشی، سچ و حقیقت کے اس طالب کی طلب پوری کرنے سے عاری تھے۔

طلب علم و حق کی جستجو میں تاخیر احمد کمال کو قادیانیت کے اسرار سے آشنا کر رہی تھی، ان کی فکر و دانش ہر روز ایک نئے سوال کے ساتھ قادیانیت اور اس کے عقائد باطلہ کا پردہ چاک کر رہی تھی ان کی خواہش تھی کہ جس عقیدے، مسلک اور نظریئے پر ان کے آباؤ اجداد قائم تھے، جسے انہوں نے اپنا پیدائشی مذہب و عقیدہ تسلیم کیا تھا اس میں پائے جانے والے ابہام اور غیر حقیقت پسندانہ اور غیر منطقی نقطہ نظر کی وضاحت کیوں نہیں کی جا رہی ہے، قادیانی سربراہوں، ان کے مصاحبین خاص مربی حضرات انکے سوالات کے جوابات دینے سے کیوں گریزاں ہیں اگر قادیانی سچے ہیں ان کا عقیدہ حق پر ہے تو یہ قرآن، حدیث، فقہ، عظام اور بزرگان دین سلف صالحین کے نظریات سے نالاں کیوں ہیں، شریعت مطہرہ کی جگہ قادیانی تعلیمات نے کیوں لے لی ہے، قرآن و سنت کی جگہ جماعتی عقائد کو کیسے مل گئی ہے اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مقابلے میں قادیانی قائدین کے فرمودات کیوں کر اہم ہو گئے ہیں۔ احمد کمال کے وجود میں حق و باطل کی جنگ جاری تھی، جیسے جیسے ان کے اندر کا طوفان بڑھتا گیا ویسے ویسے تلاش حق کی منزل قریب آتی گئی، کوئی 2003ء کا سن رہا ہوگا کہ جب احمد کمال نے نیٹ پر چیٹنگ کے دوران ایک روز راہ حق کے ایک آسودہ حال پروانے سے راہ و رسم حاصل کی۔ سلسلہ کلام عمومی حالات، مسلمانوں کی حالت زار اور باہمی اختلافات سے شروع ہوا اور بات عقائد و نظریات کی سرحد میں داخل ہوتی چلی گئی یہ شاید پہلا موقع تھا کہ جب احمد کمال کو محسوس ہوا کہ ان کی منزل کے نشان ظاہر ہونے لگے ہیں، احمد کمال نے اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ وہ پیدائشی قادیانی ہیں لندن میں رہتے ہیں مگر جستجوئے حق میں تاحال سرگرداں ہیں، دوسری جانب سے جواب ملا کہ سچ تو وہی ہے کہ جو ڈنکے کی چوٹ پر بولا جائے لہٰذا سلسلہ کلام بڑھنے لگا احمد کمال نے اپنے ذہن کی ساری الجھنیں اور گتھیاں ایک ایک کر کے کمپیوٹر کے دوسری جانب موجود ختم نبوت کے پروانے سہیل باوا کے سامنے رکھ دیں، دن ہفتوں اور ہفتے مہینوں میں تبدیل ہوتے گئے کوئی ڈیڑھ ہی سال کی مدت گزری تھی کہ 35، 36 سالہ قادیانیت کی گرد چھٹ گئی اور اس کی جگہ اسلام کے حقیقی و لافانی تصور نے اپنا نور دکھا دیا اور احمد کمال یہ تسلیم کرنے لگے کہ قادیانیت اور اسلام دو متضاد چیزیں ہیں، یہ اسلام و ختم نبوت کا ہی فیضان تھا کہ اس نے احمد کمال کے قلب و فکر کو منور کرایا وہ شخص جسے کئی دہائیوں سے کوئی قادیانی سربراہ و علماء مطمئن نہ کر سکے، ختم نبوت کے ایک خادم کے افکار اور سلسلہ کلام نے احمد کمال کو مائل براسلام کرایا اور بالآخر انہوں نے اپنے سابقہ عقائد باطلہ سے توبہ کرتے ہوئے جمعہ 12 دسمبر کو علی الاعلان قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی ابدی و لازوال نعمت سے خود کو فیضیاب کر لیا۔

قادیانیت سے تائب ہونے والے ماہر تعلیم احمد کمال کی لندن میں لی گئی خصوصی تصویر، واضح رہے کہ وہ لندن کے معروف کمپیوٹر پروگرامر ہیں

احمد کمال سے امت کی پہلی باضابطہ گفتگو ان کے اسلام لانے کے باضابطہ اعلان سے نصف گھنٹہ قبل ہوئی، چند منٹوں کی اس گفتگو میں بڑے پروقار لہجے میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ بہت مطمئن ہیں بہت پرسکون ہیں اور ان کی بقیہ زندگی اب دین اسلام و عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں گزرے گی، تقریب کے بعد احمد کمال سے دوبارہ رابطہ ہوا تو انہوں نے بتایا کہ وہ پیدائشی قادیانی ہے ان کی تعلیم و تربیت اسی ماحول میں ہوئی، انہوں نے بتایا کہ ان کی والدہ گورداس پور سے تعلق رکھتی ہیں، والد حیات نہیں ہیں، انہوں نے بتایا کہ لندن میں وہ پروگرامنگ کے شعبے سے وابستہ رہے ہیں اور سافٹ ویئر پروگرام ڈیزائننگ کے حوالے سے انہیں کافی مہارت حاصل ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اسلام سے رغبت و قربت کا سلسلہ یوں تو بہت پرانا ہے مگر باضابطہ طور پر اسلامی تعلیمات و قادیانی عقائد کا تقابلی مطالعہ میں نے تقریباً ڈیڑھ سال قبل شروع کیا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ انہیں اپنے سابقہ مذہب کے حوالے سے بہت سے سوالات کے جوابات کی تلاش تھی اور ان جوابات کے حصول کیلئے میں نے کئی قادیانی سربراہوں جن میں مرزا ناصر اور مرزا طاہر قابل ذکر ہیں سے ملاقاتیں بھی کیں۔ لندن میں موجود قادیانی مربیوں سے گھنٹوں بحث کی۔ ان سے سوالات کئے مگر مجھے کوئی بھی مطمئن نہیں کر سکا انہوں نے بتایا کہ میں نے خط و کتابت کا سلسلہ بھی شروع کیا اور مجھے جس شخص سے بھی جواب ملنے کی ذرا بھی توقع تھی اس سے رابطہ کیا مگر یہ سب بے سود رہا، اس سوال پر کہ آپ نے قادیانی سربراہوں کو ملاقات میں قریب سے دیکھنے میں کیسا پایا، تو انہوں نے بتایا کہ بنیادی اعتبار سے قادیانی قیادت نے ایک ہوا بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے سیکورٹی کے نام پر اپنے گرد ایک ایسا حصار قائم کر لیا ہے کہ جو ان کی خوف زدگی اور انسانوں سے دوری کی علامت ہے، ان کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے ہی عقیدے کے حامل عام لوگوں سے ملاقاتیں نہیں کرتے، اگر کوئی دینی الجھن ہو، مشکل ہو، ابہام ہو تو یہ اسے دور کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اگر ان سے بھرے مجمع میں کوئی سوال کر لیا جائے تو ان کے پاس تسلی و تشفی بخش جواب نہیں ہوتا، انہوں نے اس حوالے سے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر سے ملاقات کے حوالے سے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مجھے بمشکل 2 منٹ ملے جس میں سلام کے بعد بمشکل ایک سوال ہی ممکن تھا وہ اپنے تحفظ کے حوالے سے بہت خوف زدہ تھے حالانکہ صورت حال اس سے بالکل مختلف ہے، انہوں نے اس طرح ظاہر کیا کہ جیسے ان پر حملہ ہو جائے گا یا انہیں مار دیا جائے گا مگر میں نے اپنی پوری زندگی میں نہ ایسی کسی دھمکی کا سنا اور نہ ان پر کبھی حملہ ہوا، اس خوف کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ یہ کسی سے ملاقات نہیں کرتے، اسلام سے رغبت اور اس حوالے سے جستجو کا ذکر کرتے ہوئے احمد کمال نے بتایا کہ میں نے ایک تقریب میں اپنے ایک سینئر جنہیں میں انکل کہتا تھا سے پوچھا کہ قرآن کریم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں تو پھر مرزا صاحب کی نبوت کے حوالے سے حقیقت کیا ہے انکل مجھے ایک کونے میں لے گئے اور مجھے کہنے لگے کہ تمہیں کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے تاہم وہ مجھے اس حکم قرآنی کے حوالے سے قادیانی عقائد سے تشفی نہ کرا سکا تاہم اتنا ضرور ہے کہ اگر جماعت کی تربیت سے گزرا جائے تو یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو عقائد باطلہ کی طرف لگا دیتے ہیں، قادیانیوں نے مسلمان علماء کے حوالے سے جو غلط معلومات عام کر رکھی ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے احمد کمال نے کہا کہ قادیانی سرکردہ شخصیات نے مسلمانوں بالخصوص علما سے متعلق یہ تاثر قائم کر رکھا ہے کہ یہ لوگ قادیانیوں کے جانی دشمن ہیں، عام قادیانیوں کو مسلمانوں سے ہر ممکن دور رہنے اور انہیں ان سے کسی بھی نوعیت کے معاملات نہ کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، ہمیں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اگر آپ نے اپنے عقائد عام کئے تو آپ کو جان سے مار دیا جائے گا حالانکہ جب میں نے اس حوالے سے جستجو کی، رابطہ کئے تو یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ یہ سب غلط پروپیگنڈہ ہے۔ اسلام کی دعوت کو قبول کرنے کے حوالے سے احمد کمال نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب میرا پہلا رابطہ ہوا اور علما سے ملاقاتیں ہوئیں تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ میں نے حق کی طلب میں جو جستجو کی تھی اب میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں، مجھے نہ تو کسی نے دھمکی دی نہ مجبور کیا، میں علما سے ملتا رہا اپنی الجھنیں دور کرتا رہا میں نے تمام حقائق معلوم کئے کتابوں میں درج جھوٹ اور سچ کی تصدیق حاصل کی، جو عقائد چھپائے گئے تھے یا جنہیں تبدیل کر کے اسلام کا نام دیا گیا تھا یہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے، انہیں سمجھا تو اس کے بعد اس میں کوئی گنجائش ہی نہیں تھی کہ میں حق کو تسلیم نہ کروں اور پھر میں نے اسلام قبول کر لیا، عزیز و اقارب و جماعت احمدیہ کے رویہ کے حوالے سے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یقینی طور پر میں اس بات کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوں کہ مجھے ایک سخت ردعمل کا سامنا ہو گا، مجھے ان کی ناراضگی غصہ اور مصائب بھی سہنے ہیں مگر جس جذبہ اور نیت کے ساتھ میں نے سچ کو تلاش کر کے قبول کیا ہے اس کے سامنے ان مصائب کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں احمد کمال نے کہا کہ آج بھی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے کہ جو قادیانی عقائد سے مطمئن نہیں اور اپنے مذہب سے بیزار ہیں، وہ حق کی تلاش میں ہیں۔ انہیں تشفی اور مطمئن کرنے والے لوگ کم ہیں، میں توقع رکھتا ہوں کہ میری طرح اور بھی بے شمار قادیانی نوجوان آگے آئیں گے، میں اپنے تمام قادیانی دوستوں، بھائیوں، بہنوں سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ شرمانا چھوڑیں دین حق کی طرف آئیں، قادیانی عقائد اور اسلام کو پرکھیں مطالعہ کریں اور جو ابہام ہے اسے خود پرکھیں سچ اور جھوٹ کا فرق واضح ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ تنگ نظری ہر جگہ ہے بہت سے لوگ نوجوانوں کو علمائے حق سے رابطے اور ملاقاتوں سے روکتے ہیں لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم تلاش حق جاری رکھیں۔ اسلام میں فرقہ پرستی، انتہا پسندی کے متعلق ذکر کرتے ہوئے احمد کمال نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اسلام امن پسندی کا دین ہے، بہت کم لوگ ہیں جو اسلام کا اصل چہرہ مسخ کر کے اسے انتہا پسند مذہب ظاہر کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جھوٹا پروپیگنڈہ ہے اور تمام مسلمانوں کو مشترکہ طور پر اس جھوٹے پروپیگنڈہ کے خلاف دینی صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے، اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی شخصیت پر اثرات کے حوالے سے احمد کمال نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پہلے میرے اندر الجھن تھی، خوف تھا، ایک بے چینی، اضطراب تھا مگر اب جب میں نے اسلام کی حقانیت حاصل کر لی ہے تو میں بہت مطمئن ہوں، پرسکون ہوں اور خود کو بہت نڈر اور بہادر محسوس کر رہا ہوں، قبول حق کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے احمد کمال نے کہا کہ کوئی ڈیڑھ سال پہلے ہی کی بات ہے کہ جب اندرونی اضطراب بڑھا تو ایک روز میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگی کہ اے اللہ تو اب میری رہنمائی فرما مجھے اس بے چینی اضطراب اور الجھن سے نکال کر راہ حق سجھا دے اور پھر ایسا ہوا کہ آہستہ آہستہ ساری مشکلات حل ہوتی گئیں اس واقعہ سے مجھے یقین حاصل ہو گیا کہ اگر بندہ سچے دل و نیت سے اللہ تعالیٰ کو پکارے تو وہ ضرور مدد کرتا ہے۔ اس سوال پر کہ آپ کے قادیانیت سے تائب ہونے کی اطلاع کیا آپ نے جماعت احمدیہ کو دی ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے احمد کمال نے بتایا کہ میں نے باضابطہ تحریری طور پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کے فیصلے سے انہیں آگاہ کر دیا پر اس کے بعد میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے، احمد کمال نے آئندہ کے مشن و حکمت عملی کے حوالے سے کہا کہ میں اپنی اولاد، اپنے دوستوں، عزیز و اقارب اور تمام اپنے بھائیوں کیلئے جو راہ حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں ان سب کیلئے دعا گو ہوں، میں کوشش کروں گا، جس حد تک میری ہمت ہے، میری قوت و صلاحیت ہے میں اسلام کی حقانیت کو عام کروں گا اور جو بھٹکے ہوئے ہیں انہیں اپنی بساط کے مطابق راہ دکھاؤں گا، قارئین امت کے توسط سے احمد کمال نے مسلمانان عالم اور تمام قادیانیوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اسلام وہ دین ہے جو دنیا کے تمام ادیان پر غالب اور سچا دین ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اس دین پر دل سے عمل کریں اور اپنے کردار اور عمل کو درست کریں اور وہ تمام میرے دوست جو اس نعمت سے محروم ہیں ان سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ خدارا خود ساختہ مذہب، خود ساختہ نبی اور مذہب کے نام پر چندہ اکٹھا کرنے والوں سے علیحدگی حاصل کریں اور ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدہ کامل رکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا اسلام کی دعوت قبول کریں اور تمام مسلمان بھائی میرے لئے استقامت اور بخشش کی دعا کریں۔

xxx